رجسٹرڈ ایل نمبر ۹

نُور افشاں

حقیقی نُور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۱۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ٣ جنوری | سنہ ۱۹۱۳ء | نمبر ۱

سکولوں کی کتابیں

اُردو

- اُردو کی پہلی کتاب .... ۱؍
- اُردو کی دوسری کتاب .... ۳؍
- اُردو کی تیسری کتاب .... ۳؍
- اُردو کی چوتھی کتاب .... ۴؍
- رومن اُردو کی پہلی کتاب .... ۲؍
- رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳؍
- رومن اُردو کا قاعدہ کنگ صاحب کا ؏
- فارسی اُردو کا قاعدہ ۶ پائی وار

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۶۷ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ
حرفتی کارخانجات

شرح: خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول و کیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ سے ماعہ کرونول لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

دستور العمل نُور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۱؍
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی ؏
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد ؏
غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ؏
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	ص	عے
چوتھائی کالم	ص	عے	للعہ
نصف کالم	عے	للعہ	دعہ
پورا کالم	للعہ	دعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	مام

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲؍ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکریٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول ـ من تصنیف ایڈورڈ اے آئنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لیئے پر تاثیر بچونکوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴؍ رو ۶؍ رو ۸؍ +

صحت جسمی ـ من تصنیف قاضی میر محمد کونجھی ـ فارسی اردو قیمت ۸؍ صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیئے +

انجیل برنباس ـ من تصنیف عبدالاحد ازکاٹرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی ـ پادری نیگس صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی ـ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں ـ قیمت ۲؍ +

مسیح کی تعلیم { من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو ـ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ـ ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا ـ فارسی ـ اردو اور رومن بھی چھاپی گئی ـ قیمت ۴؍ ـ اُردو ۸؍ ـ اور ۱۲؍ +

یہہ کتاب نہایت ضروری ـ ہر ایک مسیحی کو چاہیئے کہ اسکا مطالعہ کرے ـ مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض ـ ۱۲۰ صفحے قیمت اردو ۴؍ ـ ۸؍ رو ۱۲؍ رومن ۸؍ ـ اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاونگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ، کتاب کی قیمت صدہا گُنی قیمتی ہے +

ویدک شاستگی ـ قیمت رومن اُردو ۸؍ +

ویدوں کی اصل ـ فارسی اردو قیمت ۱؍

ذات وچار ـ فارسی اردو قیمت ۲؍ +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳؍ +

دائی گری ـ من تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ ـ رومن اُردو عہ ـ فارسی اردو ۴؍ +

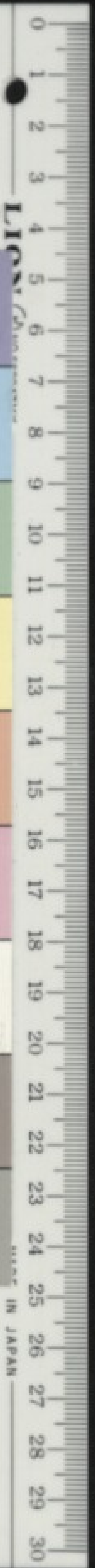
یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے ـ ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لیئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمار داران ـ یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دیجاوے ـ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہے ـ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای ـ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی ـ ایل ـ ایس بذریعہ وی ـ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں





نور افشاں

لودیانہ۔ جمعہ ۳۔ جنوری ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

سفر یجیٹ عورتوں نے اسباب کا خیال کرکے کہ بڑے دن کی ہفتہ والی ڈاک بہت بھاری ہوگی کل شام پھر خطوط چھوڑنے کے بکسوں پر حملہ کیا۔ صدہا خطوط اور بڑے دن کے کارڈوں کو بہت نقصان پہونچا۔

حضور وائسرائے۔ چندہ مجروحان ٹرکی کا ۱۵ ہزار روپیہ قسطنطنیہ کو روانہ کیا گیا ہے۔

حضور لیڈی ہارڈنگ۔ بھی مجروحان ٹرکی کا چندہ کھولا ہے قریباً ۱۷ ہزار فوراً جمع ہو گیا۔

بمبئی و پونا کے درمیان ٹواس ٹرین کی گاڑیاں ٹرین سے اتر گئیں ۵۰ گز سڑک اکھڑ گئی۔

سشن ہائی کورٹ کلکتہ میں کالکا چرن رائے کو جرم جعلی سکہ جات سال قید سخت سزا ہوئی۔

قید کے بعد ۵ سال تک حراست پولیس رہیگا۔ دیگر جرائم کی سزا ضروری نہیں ہی گیمی۔

بی اوکمپنی کے جہاز ٹواکہ یت کی چوریوں کے مجرم معلوم کئے گئے۔ وہ عرب ملاح پائے ہیں۔

لڑائی کی خبروں کا بانفعل قحط ہے۔ گفتگوئے مصالحت کیلئے جنگ ہر جگہ ملتوی ہے۔

پیرس میں بے چینی ہے۔ کہ آسٹریا جنگی تیاریاں کر رہا ہے حالانکہ بظاہر اس کی وجہ نہیں ہے۔

اخبار ماٹن آتفاق تملانہ کو خبردار کرتا ہے کہ آسٹریا کی روس سے بے پرواہ نہ رہے!

ایران میں ہندی فوج رسالہ کے کپتان اکسفورڈ قتل کئے گئے اس کی مزید کیفیت درکار ہے۔

آپ کے ساتھ میجر ڈیل بھی تھے۔ ۲۵ سوار بھی تھے جبکہ ۳۰ سلور لٹیرے آپڑے تھے

حادثہ بمب کے حالات۔ پنجابی لڑکا مر گیا۔ پنجابی کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ زخمیوں میں جو پنجابی لڑکا تھا وہ بھی مر گیا۔ اور ایک ہندوستانی عورت کے بھی زخم آیا ہے۔

بمب کیسا تھا۔ بمب کے ٹکڑے اور اُس کے اندر کی کیل ٹکڑے اکٹھے کئے گئے تو وہ اتنی مقدار میں تھے کہ اُن سے ایک بڑا سوال بھر گیا۔ اور کہتے ہیں بمب دیسی ساخت اور آتشبازی کی قسم کا تھا۔ اور ایسا زور دار تھا کہ ہاتھی کا ہودہ جس سے بمب لگا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

حضور وائسرائے کی حالت۔ بمب پھٹتے وقت لارڈ ہارڈنگ کے حواس بالکل قائم تھے۔ مگر تھوڑی دیر بعد بیہوشی طاری ہوئی۔ لیکن جلدی ہی پھر طبیعت بحال ہو گئی۔ اور زخم کی مرہم پٹی ہونے کے بعد اور بھی ٹھیک ہو تی گئی لیکن شام کو کیل وغیرہ نکالنے کے لئے پھر اپریشن کرنا پڑا جس سے رات کو بے چین رہے۔ اور کچھ بخار بھی ہو گیا۔ لیکن اگلی صبح کو بخار نہیں تھا۔ آخری خبر یہ ہے کہ حالت بہت اطمینان بخش ہے۔

اگرچہ دو تین ہفتہ تک حضور ممدوح کسی کام پر توجہ نہیں دیسکینگے لیکن آپ دن اور رات چین سے گذارتے ہیں۔ اور زخم رو بہ اندمال ہیں۔

قاتل کے متعلق کے متعلق ایک معتبر مخبر ہے کہ کسی عورت کی زبان سے معلوم ہوا کہ ایک مرد زنانہ لباس اور برقعہ میں پہنے کنگر مارتا تھا۔ جونہی لاٹ صاحب کا ہاتھی پہونچا بمب مار کر اسی وقت غائب ہو گیا۔

دو اتوار سے کوتوالی چیپل لودیانہ میں شام کے ۵ بجے انگریزی زبان میں لیکچروں کا عمدہ سلسلہ پادری ٹی جی ہنری صاحب پرنسپل کرسچن مشن سکول نے جاری کیا ہے۔ اوّل لیکچر کا مضمون "گناہ" تھا اور دوسرے کا "توبہ" "تھا" چاہئے کہ ہمارے شہر کے انگریزی خواں نوجوان ان لیکچروں سے فائدہ اُٹھاویں۔ بڑے بڑے شہروں میں اکثر لیکچر ہوتے رہتے ہیں۔ پر لودیانہ میں اب تک یہ طریقہ استعمال نہیں ہوا۔ جس حال میں کہ کئی ہائی اسکول اس جگہ ہیں۔ اور انگریزی خوان نوجوانوں کا شمار خاطرخواہ ہے۔ چاہئے کہ ایسے لیکچروں سے نوجوان فائدہ حاصل کیا کریں۔

اخبار کی بہار

پنجاب یونیورسٹی کے کانووکیشن کے جلسے میں سر لوئی ڈین نے جو کہ ڈپٹی لفٹنٹ گورنر ہیں اپنے درس میں زور دیا ہے کہ رومن تحریر رائج ہونی چاہئے تاکہ ہندوستان میں کل سرکاری کارروائی ایک ہی قسم کے حرفوں میں قلمبند ہو۔

ڈیلی گزٹ کے ایڈیٹر چلے گئے ہیں جو زبان انگریزی میں شہر شنگہائی سے شائع ہوا کرے گا۔ کل ملک چین میں یہ پہلا اخبار ہے جو اس زبان میں چھپیگا

لیڈی کارمیکل نے کلکتہ میں سکوٹش چرچز کالج میں انعام تقسیم کیا اور لارڈ کارمیکل نے سپیچ دی اور کہا کہ جیسا ہم نے مدراس کے سکوٹش کالج میں ترقی پائی ویسے ہی ہم کلکتے میں بھی پاتے ہیں۔ اس کالج کے بانی ڈاکٹر ڈف تھے۔ جن کا نام نہ صرف ہندوستان میں بلکہ انگلستان میں اور سکاٹ لینڈ میں مشہور ہے جنکے پڑھائے ہوؤں میں سے مسٹر کالی چرن بنرجی بھی ہیں اور جن کے نقش قدم پر سب کو چلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

نورت ہونیوے گورنر گھوڑے پر سے گرے۔ اور فوراً مرگئے۔

۱۹۰۷ء میں آئرلینڈ کی پرانے بادشاہی زیورات وغیرہ چوری ہوگئے تھے۔ اور ان کا کہیں پتہ نہیں چلا تھا۔ لیکن اب خبر آئی ہے کہ کسی نے ان زیورات وغیرہ کو چپ چاپ سے واپس کردیا ہے۔

کوشش ہو رہی ہے کہ مصر اور ہندوستان کے درمیان میں ویلیو پے ایبل کا طریقہ جاری کیا جائے۔

لیڈی ہارڈنگ نے ترقی عورتوں اور بچوں کی مدد کے لئے چندا جاری کیا ہے جس میں سب ہندوستان کی عورتیں چندا دے سکتی ہیں۔ قریباً ۱۶½ ہزار روپے جمع ہو چکے ہیں۔

شملہ میں بجلی (تار برقی) سے گھروں کو روشنی دی جائیگی اور کھانا پکانے وغیرہ کے لئے بھی کام دیگی۔

مسٹر ٹیفٹ نے منظور کیا ہے کہ امریکہ کی پریذیڈنسی کرنے کے بعد ییلے کالج میں پروفیسری کا کام کریں۔

لارڈ کارمیکل کے لئے انگلستان سے منظوری آئی ہے کہ ان کے باڈی گارڈ میں دو ہندوستانی افسر اور ۵۰ سپاہی ہونگے اور ان کی وردی مثل بمبئی اور مدراس کے گورنر کے باڈی گارڈ کی پوشاک کے ہوگی۔

فرانس کی جو لڑائی مراکو میں ہوئی تھی۔ اس میں ۲۷۰ لوگ مرے۔ اور ۱۹۱۸ زخمی ہوئے۔ اس میں ۲۷ افسر تھے جو مارے گئے اور ۴۰ زخمی ہوئے

مسٹر چرچل نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ ہوائی جہازوں میں جرمن کی فوج انگلستان سے سبقت لے گئی ہے۔ لیکن بحاری جہازوں میں انگلستان کسی قدر بہتر ہے۔

ریلوے بورڈ کے پریذیڈنٹ سر ٹی۔ آر۔ وین آجکل جودھ پور گئے ہوئے ہیں تاکہ بیکانیر اور جودھ پور ریاستوں سے ریلوے لائن کی نسبت جو سیدھی دہلی سے کراچی جائے گی تصفیہ کریں۔ سر الیبیٹ کوسون ایجنٹ ٹو دی گورنر جنرل بھی ان کی بات چیت میں شریک ہونگے۔

پنجاب کے لفٹنٹ گورنر صاحب پنشن پر جارہے ہیں۔ اور ان کی جگہ مسٹر اوڈوائر مقرر ہوئے ہیں۔ ان کی سروس شروع پنجاب میں ہوئی تھی۔ اور انہوں نے محکمہ بندوبست میں ہی کام کیا تھا۔ لیکن اب قریباً ۲۰ برس سے ان کی سروس دوسرے صوبوں میں رہی۔

ایک جنگی جہاز کی آزمائش میں کسی دوسرے جہاز سے ٹکر لگی۔ اور فوراً یہ ڈوب گیا۔ جنگی جہاز نے بہت کوشش کی کہ اس کا پتہ لگے لیکن اندھیرا تھا۔ اور وہ بالکل غائب ہوگیا۔

اس سال کے ۱۱ مہینے تک کراچی میں پونے ۱۵ لاکھ ٹن گیہوں پہونچا ہے۔ اس قدر گیہوں اب تک کسی سال میں نہیں پہونچا تھا۔ ۱۵ نومبر ۱۹۱۰ء میں ۱۱۲۸۰۰۰ ٹن گیہوں پہونچا تھا۔ نومبر ۱۹۱۱ء میں ۱۱۰۵۰۰۰ ٹن اور نومبر ۱۹۱۲ء میں ۹۳۴۳۰۰ ٹن

سفریجیٹ عورتوں نے اب نیا طریقہ نکالا ہے جس سے گورنمنٹ کے افسروں کو تنگی دیتی ہیں۔ اب یہ لوگ غل شور مچا دیتے ہیں کہ فلاں شہر میں آگ لگی۔ اور جب آگ بجھانے والے انجن وغیرہ وہاں پہونچاتے ہیں تب معلوم ہوتا ہے کہ یہ خبر جھوٹی ہے۔ چنانچہ ایک اسی بارے میں برمنگھم میں پکڑی گئی اور دو ماہ کی قید ہوئی۔

جی۔ آئی۔ پی ریلوے میں بمبئی اور پونا کے درمیان ایک میل گاڑی میں سے کچھ لکڑی کے لٹھے گر گئے۔ جس سے تین گاڑیاں لائن پر سے اتر گئیں۔ اور ۵۰۰ گز کے فاصلے تک ریل کی لائن شکست ہوگئی جس سے دو یا تین روز تک ڈاک وغیرہ میں دیر ہوتی رہی۔

ایتھنس کی ایک تار برقی میں درج ہے کہ بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۷ دسمبر کی جنگ ڈارڈنیلز میں ترکوں کے ایڈمرل خلیل پاشا اور چار افسر ترکوں کے نشان بردار جہاز پر مارے گئے۔ جنگی جہاز بالکل غارت ہوگیا اور ترکی کے تیرہ اور جہازوں کو نقصان پہونچا۔

سرکاری حیثیت سے اسبات کا اعلان دیا گیا ہے۔ کہ سفیروں نے یورپ کی بڑی بڑی سلطنتوں سے سفارش کی ہے کہ البانیہ کو خودمختار حکومت اس شرط سے دیجائے کہ سرویا بحر اڈریاٹک تک تجارتی آمدورفت رکھے۔

لنڈن ۲۷ دسمبر۔ آج صبح کانفرنس نے ڈیڑھ گھنٹہ تک اجلاس کیا۔ ترکوں نے اسبات پر اقرار نہیں کیا کہ ایڈریانوپل کو رسد پہونچائی جائے۔ سرویہ کے ڈیلیگیٹ نے یہ خواہش ظاہر کی کہ ان پر غور کرنے کے لئے وقت دیا جائے۔ کانفرنس ہفتہ تک کے لئے ملتوی رہی۔

المیجن کے قریب جرمنی میں کوئلہ کی کان کا جو حادثہ گذرا تھا۔ اس میں بہت سے لوگ ہلاک اور زخمی ہوئے چنانچہ [illegible] لاشیں اور تیرہ زخمی حال میں لائے گئے۔



ایڈیٹوریل نوٹس

کلام کے نظارے

نمبر ۱

خدا کا کلام فی الحقیقت بے نظیر ہے۔ اس میں بڑے آلہی بھید اور اسرار پوشیدہ ہیں۔ چونکہ یہ روحانی باتیں ہیں۔ ان کا سمجھنا مشکل ہے اور صرف وہ لوگ اس کو بخوبی سمجھینگے جن کو خدا کی طرف سے روحانی سمجھ حاصل ہوگی۔ اور یہ کلام روح القدس کا ہے جو ان تمام باتوں کے بھید کھول سکتی ہے۔ شکر خدا کا ہو کہ اُس نے اپنا کلام انسان کو بخشا ہے۔ جس میں اُس کی آلہی مرضی ظاہر ہوتی ہے جس سے واقف ہو کر ہر ایک ایماندار روحانی فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔

ہمارا ارادہ ہے کہ مختلف نظارے بائبل مقدس میں سے نکال نکال کر ناظرین کو دکھائے جاویں جن سے بخوبی معلوم ہو کہ یہ بے نظیر نظارے انسانی عقل و فکر کی بناوٹی و ساختہ و پرداختہ باتیں نہیں ہیں۔ بلکہ ان میں پوشیدہ راز بھرے ہوئے ہیں۔ جن پر سوچنے سے آلہی بھید کھلتے ہیں۔ بائبل ہی ایک کتاب ہے جس میں یہ واقعات جو اپنے وقت پر گزر چکے ہیں آلہی الہام کے وسیلے سے قلمبند کئے گئے ہیں۔ اور اب اس کی حکمت آلہی سے تمام دنیا میں یہ بائبل مشہور ہو رہی ہے۔ اس ہی بائبل کے عجیب عجیب نظارے ہم ناظرین نور افشاں کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کی عنان توجہ کو اس طرف لگانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ کلام آلہی انسان کی ہدایت اور تعلیم کے لئے دیا گیا ہے۔ اور نہایت مناسب ہے کہ غور و فکر سے اس کا مطالعہ کیا جاوے۔ مندرجہ ذیل دلکش نظاروں سے خدا کی قدرت اور حکومت کا رعب اختیار ظاہر ہوتا ہے۔ جو وہ دنیا پر اس کے خلق کرنے کے وقت سے رکھتا ہے۔ اور وہ ہی اس تمام انتظام کو قائم رکھتا ہے۔ اور جو کچھ ہو رہا ہے اُس کی بڑی قدرت کو ظاہر کرتا ہے اور نجات کا تمام کام اس کی دانائی اور حکمت سے انجام پا چکا ہے کیونکہ وہ مالک اور حاکم اور سب کچھ کرنے پر قادر ہے جس کے علاوہ دیگر تمام انسانی خیالات اور بناوٹی عقیدے بالکل فضول اور آخرکار ناکامیاب ثابت ہونگے۔ بلکہ اس خدائے قادر کے بالمقابل نابود ٹھہریں گے۔

آسمانی آوازیں

۱۔ پہلی ایک فرشتہ کی آواز تھی جو ایک کنواری لڑکی کو سنائی گئی۔ جس کو دیکھ کر وہ لڑکی ششدر رہ گئی۔ پر فرشتہ نے اُس کے خوف و ڈر کو دور کرنے کے لئے کہا۔ کہ "اے مریم خوف نہ کر۔ کیونکہ خدا کی طرف سے تجھ پر فضل ہوا ہے۔ اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی۔ اس کا نام یسوع رکھنا۔ وہ بزرگ ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا"۔ مریم نے اس پیغام کو قبول کر لیا۔ اور اُس کے یہ الفاظ کہ "دیکھ میں خداوند کی بندی ہوں۔ میرے لئے تیرے قول کے موافق ہو"۔ صاف ظاہر کرتے ہیں کہ وہ خدا کی باتوں پر فوراً ایمان لے آئی۔ اس زمانہ میں ہمارے خداوند کی آمد کی انتظاری ہو رہی تھی۔ اور ہر ایک یہودی خاندان اس انتظاری میں لگا رہتا تھا کہ وہ موعود اس کے خاندان میں پیدا ہو۔ اس لئے اس مژدہ کو سنکر مریم نے فوراً خوشی سے منظور کیا۔ اور اپنی رشتہ دار کے گھر میں جاکر ایک خوشی کا عجیب گیت گایا۔ جو انجیل مقدس لوقا ۱: ۴۶-۵۵ میں پایا جاتا ہے۔

۲۔ آسمانی لشکر کے ایک گروہ کی آوازیں تھیں۔ جنہوں نے خدا کی حمد ہمارے خداوند کی پیدائش کے وقت آسمان پر بلند آواز سے کی جس کے جملے بڑے اعلےٰ اور پُرمضمون ہیں۔ "عالم بالا پر خدا کی تمجید ہو۔ اور زمین پر اُن آدمیوں میں جن سے وہ راضی ہے صلح" لوقا ۲: ۱۴

یہ آسمانی لشکر کیوں ایسی خوشی نہ کرتا؟ کیونکہ یہ موقعہ بنی انسان کی بڑی نجات کے شروع کا تھا جس کو خدا ازل سے چاہتا تھا۔ کیونکہ اس کو یہ کب منظور تھا کہ سب کے سب بنی آدم ہلاک ہو جاویں۔ اس لئے ضرور تھا کہ گناہ کے بڑے نتیجے ہٹائے جاویں۔ اور خدا اور بنی انسان میں صلح اور سلامتی از سرنو قایم کی جاوے۔ اور یہ کام اُس نجات دہندہ کے دنیا میں مجسم ہونے سے پورا ہونے کو تھا۔ اس لئے یہ موقعہ نہایت خوشی اور شادمانی کا تھا۔ جسکے لئے فرشتگان جو اس راز سے واقف تھے خوش ہو کر حمد کرتے تھے۔ اگرچہ معاملہ بنی انسان کا تھا۔ اور لازم تھا کہ کل روئے زمین کے آدمزاد سب سے پہلے اس رحیم خدا کی حمد میں اپنے آواز بلند کرتے۔ لیکن چونکہ ابھی بنی آدم اس پوشیدہ راز سے بخوبی واقف نہ تھے۔ اس لئے اس موقعہ پر اس بھید سے واقف فرشتوں نے جو خدا کے اعلےٰ مخلوق ہیں۔ اس خلا کو پُر کیا۔ اور حمد اور ستائش کے نعروں سے آسمان اور زمین کو زینت بخشی۔

۳۔ تیسری آواز بھی فرشتگان کی تھی۔ اور وہ بطور گفتگو کے جو ابین گڈریوں اور فرشتوں کے ہوئی۔ انجیل میں مندرج ہے۔ دیکھو انجیل لوقا ۲: ۸-۲۰۔ اور وہ خوشی کی بشارت ہے کہ "داؤد کے شہر میں آج تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا یعنے مسیح خداوند"۔

یہ آسمانی آوازیں ہیں جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کی پیدائش کے متعلق پائی جاتی ہیں۔ اور یہ موقعہ بطور یادگار ہی ہمارے سامنے موجود ہے۔ تاکہ ہم ان باتوں کو یاد کرکے از سرنو خدا کی تعریف اور حمد کریں کہ اُس نے ایسی بڑی نجات تیار کرکے ہم کو نجات کی بڑی بڑی برکتوں سے مالامال کیا ہے۔

ہمعصر پنجاب مشن نیوز مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۱۲ء میں رقمطراز ہے کہ مسٹر ولیم بورڈن صاحب نامی مشہور شکاگو کے ایک نوجوان کروڑپتی نے اپنی زندگی کو مشنری کام کے

نے مخصوص کر دیا ہے۔ اور وہ اس کام کے لئے ملک چین کے شہر کنسو میں جانے والے ہیں۔ وہ ییل یونیورسٹی کے گریجوایٹ بھی ہیں۔ اور پرنسٹن تھیولاجیکل سیمنری میں ۳ سال برابر تعلیم بھی حاصل کی ہے۔ ان کی ایک ہمشیرہ وائی۔ ایم سی۔ اے کے سکرٹری صاحب کی زوجہ ہیں جو لاہور میں رہتے ہیں۔ ۱۹۱۲ء میں اس صاحب نے ملکوں کی سیر بھی کی تھی۔ اور سٹوڈنٹ والنٹری موومینٹ کانفرنس کے وقت انہوں نے دینی خدمت کے لئے اپنے آپ کو چین کے مسلمانوں میں خدمت کرنے کے لئے مخصوص کیا ہے۔ اس نوجوان دولتمند صاحب کی ہمت و حوصلہ نہ صرف قابل تعریف بلکہ قابل تقلید ہے کاشکہ ایسے جوشیلے نوجوان مسیحی کلیسیا میں کثرت سے ہوتے تو خداوند کی بادشاہت کب سے تمام ملکوں میں پھیل جاتی۔ پر شکر ہو کہ ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔

لاہور کے مشہور لیکچرز
اور
اخبار زمیندار

ہمعصر زمیندار نے مطبوعہ ۲۰ دسمبر ۱۹۱۲ء میں لاہور کے انگریزی لیکچروں کی تاب نہ لاکر جو امریکہ کے دو عالم و فاضل صاحبان نے دین عیسوی کے متعلق دئیے تھے۔ مسلمانوں۔ آریوں۔ برہموں وغیرہ وغیرہ کو اپنے ساتھ ملا کر مخالفت کا بازار گرم کرنے کی تحریک کی ہے۔ اور دیگر خدا پرست لوگوں کی بھی ہمدردی طلب کی ہے۔ اور عیسائی مذہب کو خدا پرستی سے خارج کرکے انسان کو خدا بنانے کا الزام لگایا ہے۔ چنانچہ وہ اس طرح سے رقمطراز ہے کہ:-

"اہل ایشیا کے لئے اب وقت ہے کہ اس بڑے مذہبی صلیبی حملہ کی نہایت مستعدی سے مدافعت کریں۔ ہم تمام مسلمانوں۔ برہموں آریوں اور دیگر خدا پرست اصحاب کو جو اس براعظم ہندوستان میں بود و باش کرتے ہیں۔ اس بڑے مذہبی خطرے کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ کہ انسان کو خدا بنانے کی اس بڑی تحریک کے برخلاف سب متفق کارروائی کریں"۔

اس کے متعلق ہم صرف ہمعصر کو جتانا چاہتے ہیں۔ کہ یہ اس کی مخالفت بلکہ دنیا کی تمام قوموں کی مخالفت کوئی نئی اور عجیب بات نہیں ہے۔ بلکہ ایسا ہی زمانوں سے ہوتا آیا ہے۔ اگر ایڈیٹر ہمعصر ۲ زبور کو مطالعہ کریں تو اس میں اس بات کا پورا بیان پایا جاتا ہے۔ اور ایسا ہی ہوتا رہیگا۔ جب تک کہ آخر کار فتح سلطانوں کے سلطان کی نہ ہو جاوے۔ اور سب قومیں اُس کے زبردست ہاتھ کے نیچے چکنا چور ہو جاوینگی۔

اسی نمبر میں جو چیلنج مسٹر ایڈی کو انجمن احمدیہ لاہور کی طرف سے دیا ہے۔ اس کی ہم کو کچھ ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ وہ صاحبان تو مسافر ہیں۔ اگر انجمن ایسا کرنا چاہتی ہے۔ تو اُس کے سامنے بے شمار عیسائی خادمان دین اور لاہور کے بشپ صاحب اور دیگر مشنری صاحبان موجود ہیں وہ دوستانہ گفتگو کرکے آپ کی تسلی کر سکتے ہیں۔ یہاں مسافروں کے ساتھ جو صرف تھوڑے دنوں کے لئے اپنے محبت بھرے دل سے مژدہ نجات بخش دینے کے لئے آئے ہیں۔ بحث مباحثہ کرنے کی کون سی ضرورت ہے؟ اور نہ وہ ہماری زبان سے واقفیت رکھتے ہیں۔ اور نہ ہمارے ملک کے مذاہب سے بخوبی واقف ہونگے۔ یہ کام اچھی طرح سے یہاں کے عالم و فاضل عیسائی پروفیسروں اور مشنریوں کے وسیلے سے انجام پا سکتا ہے۔ اگر چاہتے ہو تو اُن کو چیلنج دو۔ اور وہ آپ کی تسلی کر دینگے۔

ریویو

حفظانِ صحت کے قواعد

اس نام کا ایک چار ورقہ کا رسالہ ڈاکٹر ایچ۔ ہدیٹ۔ ایل۔ ٹیلر۔ ایم۔ اے۔ ایم۔ ڈی۔ ڈی۔ پی۔ ایچ صاحب ساکن جلالپور جٹاں پنجاب نے لکھا ہے۔ جو امراض پھیپھڑہ کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ اور ضروری طبی نصیحتوں اور ہدایتوں سے پر ہے۔ چونکہ یہ مہلک امراض ہمارے ملک کے نوجوانوں کو جلدی سے چمٹ جاتے ہیں۔ اور صدہا ہونہار نوجوان مرد اور عورتیں اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس قسم کی ہدایتوں سے حفظ ماتقدم کا کام بخوبی نکل سکتا ہے۔ چاہیے کہ ہر ایک گھر میں یہ مفید رسالہ رکھا جاوے۔ اور اس کے مطابق عمل کیا جاوے۔ صرف ۲ پائی فی پرچہ قیمت پر مصنف سے مل سکتا ہے۔

روٹر کمپنی کو معلوم ہوا ہے کہ ترکوں نے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر ہمسایات کی استدعا کی ہے کہ تمام محصورین شہر کو رسد پہنچائی جاوے۔

صوفیہ کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ کل پارلیمنٹ بلغاریہ میں وزیر مال نے بیان کیا کہ بیرونی ملکوں سے خزانہ کے قرضوں سے روپیہ کا جو بندوبست کیا گیا ہے۔ اُسکے سبب سے اسلحہ اور سامان جنگ چھ مہینے تک کے لئے جاری رکھی جا سکتی ہے

بادشاہ فرڈی نینڈ نے ایک فوجی حکم جاری کرکے اس میں اپنی فوج کی تعریف کی ہے۔ انہوں نے یادگار کارروائیاں کی ہیں اور انہیں نصیحت کی ہے کہ حال میں آرام کرنیکا جو موقعہ ملا ہے اس سے فایدہ اٹھا کر تازہ کوششوں کیلئے تیار ہو جاویں۔

اقتباس

نیکی کا اجر

شہر نیویارک امریکہ کے ایک بڑے بینک میں ایک کلرک تھا۔ پریذیڈنٹ صاحب نے سنیچر کے تیسرے پہر حکم دیا کہ کل حاضر ہو کر ایک ضروری کام انجام دو۔ اُس حکم کی تعمیل سے اتوار ٹوٹتا تھا۔ پریذیڈنٹ صاحب نے اصرار کیا۔ پر کلرک نے جواب دے دیا پھر دھمکی دی گئی کہ وہ موقوف کیا جاویگا۔ مگر کلرک نے موقوفی کی بھی پرواہ نہ کی اور جواب دے دیا کہ اتوار کو وہ کوئی کام نہیں کر سکتا۔ اور اس پر وہ فوراً موقوف کیا گیا اور دفتر سے نکالا گیا۔ لیکن اس کی بہادری کی تعریف ہوئی۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک نیا بینک کھلا اور اُس کے لئے ایک دیانت دار خزانچی کی ضرورت پڑی۔ اسی پریذیڈنٹ صاحب نے جس نے اُس کو برطرف کیا تھا۔ اس بینک کے مالک کے پاس اس کلرک کا نام پیش کیا۔ جس نے گناہ نہ کرنے کے لئے اپنی ملازمت کو چھوڑ دینا مناسب سمجھا تھا اور اپنے برخاست کئے ہوئے کلرک کی تمام کہانی اُس مالک کو سُنائی جس نے فوراً ایسے شخص کو ملازم رکھ لیا اور آگے سے بھی اچھی ملازمت اور عہدہ اُس کو دیا گیا۔ اور تنخواہ بھی زیادہ ملی۔ (ڈی۔ سی)

ایک جوان عورت کو ایک شخص نے قتل کر کے کھنڈرے میں جا کر گاڑ دیا لوگوں نے خیال کیا کہ وہ کہیں چلی گئی ہے اور قاتل بچا رہا لیکن اُس کی والدہ کو بار بار یہ خواب آیا کہ اُس کی لڑکی فلاں جگہ مدفون ہے اور جب اس نے اُس جگہ کو کھود کر دیکھا تو اُس کی لاش برآمد ہوئی اور تحقیقات سے قاتل کا پتہ چلگیا اور وہ پکڑا گیا اور اسکو پھانسی کی سزا ہوئی۔ اب دیکھو کہ الٰہی طاقت کے بغیر اور کس نے والدہ کو سب بات کی خبر دی جبکہ اُس کو مطلق خبر نہ تھی۔ بہ ڈکو بحوالہ۔

مفید کہانی

ایک شرابی

ایک شخص جو شراب پینے کا بہت عادی تھا ایک دن شراب پی کر اپنے چھوٹے لڑکے کو گود میں لئے بیٹھا تھا۔ لڑکے نے دیکھا کہ باپ کی آنکھیں سرخ پڑی ہیں۔ چہرہ بھی ڈراؤنا معلوم ہوتا ہے۔ منہ سے بدبو آرہی ہے۔ اُس نے باپ سے پوچھا" باپ کیا میں بڑا ہو کر آپ کی طرح آدمی بنوں گا؟"

باپ:- "ہاں بیٹا"

بیٹا:- "مجھے افسوس ہے کہ مجھے آدمی بننا پڑیگا لیکن میں تو ایسا نہیں چاہتا"

باپ:- "کیوں؟"

بیٹا:- "باپ دیکھئے آپ آدمی ہیں۔ لیکن آپ کی صورت دیکھ کر ڈر لگتا ہے۔ آنکھیں آپ کی لال ہیں اور آپ کے منہ سے بدبو آرہی ہے جب میں آدمی بنونگا میرا بھی ضرور یہی حال ہوگا لوگ مجھے دیکھ کر ڈرینگے۔ اور مجھ سے نفرت کرینگے"۔

بیٹے کا یہ جواب سُنکر باپ بہت ہی شرمندہ ہوا اور اسی وقت سے شراب چھوڑ دینے کا مصمم ارادہ کر کے بولا۔ "بیٹا آج تک مجھے شراب پینے کی عادت تھی۔ شراب سے میرا یہہ حال ہے۔ اب سے مجھے اس حالت میں کبھی نہ دیکھو گے۔ کیونکہ اب سے میں شراب کے استعمال سے ہاتھ اُٹھاتا ہوں"۔ اور اس وقت سے پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنے لگا۔

پھولوں کی کیاری

۱۔ خداوند نے حکمت سے زمین کی بنیاد ڈالی اور خرد سے آسمان ثابت کئے۔ امثال ۳/۱۹۔

۲۔ زمین خداوند کی ہے اور اُس کی معموری بھی۔ جہان اور اس کے سارے باشندے اُس کے ہیں۔ کیونکہ اُس نے اُسکی بنا پانیوں پر رکھی اور ندی سیلابوں پر قایم کیا زبور ۲۴/۱-۲

۳۔ خداوند کی توریت کامل ہے کہ دلوں کو پھیرنے والی ہے خداوند کی شہادت سچی ہے۔ کہ نادانوں کو تعلیم دینے والی ہے۔ خداوند کی شریعتیں سیدھی ہیں کہ دل کو خوشی بخشتی ہیں۔ خداوند کا حکم صاف ہے کہ آنکھوں کو نور دیتا ہے۔ خداوند کا خوف پاک ہے۔ کہ اُس کو ابد تک پائیداری ہے۔ خداوند کی عدالتیں تمام و کمال سچی اور سیدھی ہیں۔ زبور ۱۹/۷-۸-۹

۴۔ خداوند کے سوا خدا کون ہے؟ اور ہمارے خدا کو چھوڑ کر چٹان کون ہے؟ زبور ۱۸: ۳۱

کارآمد کتابیں

(۱) فہرست قرآن۔ رومن اُردو قیمت فی جلد ۸ر

(۲) لفظ "دین" کی دیانندی تفسیریں۔ زبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔ گرسوالڈ قیمت ۸ر

(۳) مسلمانوں میں منادی کرنے کا طریقہ۔ یہہ کتاب پادری ای۔ ایم۔ ویری۔ ڈی۔ ڈی کی تصنیف ہے قیمت فی کاپی ۲ر

(۴) پنجاب کا جغرافیہ زبان پنجابی۔ گورمکھی حروف ایم بادشاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے صفحہ ۳۰۴

مجلد بمعہ نقشہ قیمت ۴ر

منیجر کرسچن بک سٹور لدہیانہ پنجاب

مراسلات

ہندوستان میں مسیحیت کا اثر

ایک صدی پیچھے ہٹ کر ہندوستان کی جو حالت کا نقشہ ہمارے سامنے ہے اور موجودہ حالت پر غور کرنے اور ان کی عجیب و غریب تبدیلیوں پر بادی النظر آسمان اور زمین کا فرق نظر آتا ہے۔ یہی روشنی عقل اور علم اور ہر قسم کی نئی نئی باتیں ملک کی سوشل حالت اور مذہب کے گہرے خیالات اور ہر قسم کی سوسائٹیوں اور انجمنوں کا ایجاد اگرچہ پرچھوٹی کل کی بات ہے۔ مستورات کی زندگی اور تعلیم نسواں اور ان کی انجمنوں میں حصہ ورمی جنوزات کے خواب کی مانند ہے صغر سنی کی شادیاں اور بیوگان اور رسم ستی کا ریفریمیشن ہنوز موجودہ جد وجہد کے کارہائے نمایاں ہیں تیرگی اور تاریکی ہندوستان کی آبائی میراث تھی۔ جہالت اور وحشت جہالت کی پریم ماتر تھی۔ جہالت کے شدہ کرم سے ہی براہمن۔ چھتری۔ ویش اور شودر ذاتوں میں امتیاز ڈالا گیا وید ات کے ماہران آجکل قلم کے پھیراؤں سے اہل ہند کی تہذیب کو مصر اور یونانیوں کی تہذیب سے قدیم ثابت کرنے میں عجیب راگ الاپ رہے ہیں۔ شاید ہمارے مخاطب صاحبان تسلیم کرنے میں ذرا تامل تو ضرور کریں گے کہ موجودہ انجمنیں مذہبی کانفرنسوں نیشنل کانگرسوں اور ایجوکیشنل تعلیم نسواں کی تحریکوں اور تمدن اور سوشل حالت کے سدھارنے کی تمام باتوں کو کون جانتا تھا اور بت پرستی کا جو زور اس ملک سے گھٹ گیا ہے اور لوگوں میں اپنی اصلاحوں کا خود خیال پیدا ہو گیا ہے۔ غریبوں کے کھڑا کرنے اور اچھوت ذاتوں کو شامل کرنے کا اور چھوت چھات کے اور ہے پن رواج کو توڑنے کا خود ہندوؤں میں مادہ پیدا ہوتا جاتا ہے۔ غریبوں اور امیروں میں عمدہ خیالات جوش زن ہیں۔ چوہڑے چمار بھیل گونڈ اور سنتھال اپنے تئیں انسانیت کے دائرہ میں دیکھنے لگے۔ نیشنل کانگریس سے ملکی اصلاحیں ہونے لگیں ہندو کانفرنس اور محمڈن ایجوکیشنل اور سنگھ سبھائیں جابجا قائم ہو گئیں آریہ سماج کی نرالی گروؤں کو ان نے ایک عالم کو جگا دیا۔ اور احمدیت و مرزائیت نے مذہب کی آڑ میں محمدیت کی نص میں تصرف ڈالا ہے۔ علیٰ ہٰذا القیاس آمدم بر سر مطلب۔ گو ہمارے ناظرین اس امر کو ہماری عادت میں تصور کریں گے۔ کہ ہم ہر ایک اچھی حالت کو مسیحیت سے منسوب کرتے ہیں اور سب روشنی اور ظہور نورانی کی مسیحیت کے اثر سے موثر سمجھتے ہیں تو بھی یہ بات مطلقاً صحیح اور صحیح ہے۔ کہ حقیقی نور جو مسیحیت کا مرکز اور جہاں کا منجی نجات دہندہ ہے اس کی بابت یوں مسطور ہے کہ **حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے**۔ اس نے اہل ہند کو تاریکی اور اندھیرے سے نکالنے کی خاطر اپنے لوگوں کی معرفت انجیل کے وسیلے عجیب روشنی پھیلا دی ہے۔ اور اپنے لوگوں میں ایسی عمدہ اور سوختہ باتیں ڈالی ہیں کہ دنیا ان کی تقلید کرنے سے ان باتوں کو سیکھ رہی ہے جن سے وہ روشن ہو رہے ہیں جھوٹے مذہبوں اور غلط خیالات کے چھوڑنے میں عنقریب سارے تعلیم یافتہ لوگوں میں ہل چل پڑی ہوئی ہے۔ لوگ ویدوں پرانوں قرآن اور حدیث میں آب حیات کی تلاش میں ہیں اور انجیل مقدس کے ساتھ ان کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور سینکڑوں ہزاروں کے دلوں میں انجیل نے اپنی الہی تاثیر پیدا کر دی ہے۔ اور وقت آتا جاتا ہے کہ یہ لوگ اپنی کوششوں کا نتیجہ بہت جلد دیکھیں گے۔ اور خدا روح القدس کے وسیلے تمام غلط راہوں کو صراط المستقیم سے بدل دیگا اور تمام ہندوستان مسیح کے لئے ہوگا۔ آمین۔

باقی آئندہ۔ راقم پادری بوٹا مل از دسوہہ۔

انعام

پانے والے صاحبان کی فہرست۔

ہم نے جو نور افشاں کے نئے خریداروں کے لئے انعامات مقرر کئے تھے۔ اس کے واسطے ذیل کی درخواستیں ہمارے پاس پہنچی ہیں۔ ان صاحبان کے اسم شریف بمعہ ان کے انعامات کے درج اخبار فرمائے جاتے ہیں۔ اور ان کے نام پر شروع سال ۱۹۱۳ء سے اخبار نور افشاں بھی جاری فرمایا ہے۔ ۱۵ جنوری ۱۹۱۳ء تک انعامات روانہ کئے جائیں گے۔

(۱) پادری منگول صاحب مقام چک نمبر ۲۸ شاخ شمالی تحصیل سرگودھا ضلع شاہپور۔ انعام عہ

(۲) منشی یوسف پال صاحب مقام چک نمبر ۴۴ شاخ شمالی تحصیل سرگودھا ضلع شاہپور انعام ۱۲ر

(۳) پادری ایچ ایل سنفی صاحب سی۔ ایم۔ ایس مشن مقام میرٹھ۔ یوپی۔ انعام ۱۰ر

از جانب خادم دین۔ بل از خوشاب ضلع شاہپور پنجاب۔

بائبل الہامی ہے یا وید

۱۴-۱۵-۱۶-۱۷ دسمبر ۱۹۱۲ء کو آریہ سماج بٹالہ کا جو جلسہ قرار پایا تھا اور جسکے اشتہار ہیں پر شہر میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اس اشتہار میں کوئی وقت و ہرم چرچا کا انہوں نے نہیں رکھا تھا. سکرٹری آریہ سماج بٹالہ کو میں نے ایک چٹھی لکھی جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کیا آریہ سماج بٹالہ میرے ساتھ اس مضمون پر کہ آریہ غیر الہامی اور بائبل الہامی کتاب ہے۔ اور خداوند مسیح یا یگانگ نجات دہندہ ہے بحث کر سکتے ہیں۔ سکرٹری آریہ سماج بٹالہ نے جواب دیا کہ آپ ہمارے گھر پر آ کے ہمارے پنڈتوں سے بحث مباحثہ کر سکتے ہیں۔ پھر چٹھی مشن کے افسر کی جانب سے لکھی گئی کہ ہیں شاستر ارتھ آپ کے گھر پر نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ اس سے ہندو مسلمان و سکھ قوم کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اگر آپ شاستر ارتھ کرنا چاہتے ہیں تو جلسہ عام میں پبلک کے سامنے کریں۔ اس پر آریہ سماج بٹالہ رضامند ہو گئے۔ اور شاستر ارتھ کا وقت ۱۵ دسمبر [illegible] کو دن کے دو بجے مقرر ہوا۔ اس شاستر ارتھ کے پریزیڈنٹ بابو اچھرو رام مال افسر بٹالہ مقرر کئے گئے اور مفصلہ شرائط بحث کرنے سے پیشتر کرائی گئیں۔

(۱) کوئی مجہول کتاب کی دلیل جو مستند نہ ہو دی نہیں



جاوے گی۔

(۲) اشرف المخلوقات کی دلیل قانع کی دلیل مادی اشیاء میں سے جو تصرف بالآلات نہیں نہیں سنی جاویگی۔

(۳) اصول مناظرہ کے خلاف جو الفاظ دعوے ہوگا۔ ارتفاع النقیضین ہوگا۔

(۴) دعوے معینہ کے ابہام اگر ہر الفاظ غیر مانوس ہونگے۔

(۵) نقلی کاٹ کوٹ موجب کم علمی ہوگی۔ اور دلیل مذہ۔ مستند علم منطق یا علم بیان یا معقولات مشہورہ مستندہ کتب سے پیش کرنا ہوگا۔

مندرجہ بالا شرائط کو مدنظر رکھکر کوئی دو ہزار مجمع کے درمیان بحث شروع ہوئی پہلے بندہ نے یہ ثابت کیا کہ بائیبل الہامی کتاب ہے۔ اول اُن کے ویدوں کے منتروں سے دوسرے قرآن سے تیسرے توریخوں سے۔ چوتھے پیشینگوئیوں سے۔ مگر اُن کی طرف کے بحث کرنے والے جو کہ ہیڈ ماسٹر آریہ سکول لودیانہ تھے۔ انہوں نے خادم کی باتوں کے جواب میں تین خام دماغی دلیلیں پیش کیں۔

اول۔ مسیح جو تھا بنی اسرائیل قوم کے لئے آیا وہ ہندوستان کی کسی اور قوم کے لئے نہیں آیا تھا۔

دویم۔ مسیح کہتا ہے کہ شریعت کے ماننے والے لعنتی ہونگے

سوئم۔ یہ کہ مسیح نے بروقت صلیب دیئے جانیکے اظہار بزدلی ظاہر کیا۔ اگر مسیح خدا ہوتا تو ایسے الفاظ اُسوقت نہ بولتا

سو میں نے اُن سب باتوں کے جواب میں مفصلاً ذیل باتیں کہیں جو مختصراً ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

اول۔ پہلے سوال کے جواب میں کہ مسیح صرف بنی اسرائیل کے لئے آیا ہندوستان کی کسی اور قوم کے لئے نہیں۔ میں نے یوحنا کی انجیل کی ۱۶:۳ آیت پیش کی۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خدا نے یسوع مسیح کو نہ صرف بنی اسرائیل بلکہ کل جہان کے لئے بھیجا۔ اُس میں کسی خاص قوم کی خصوصیت نظر نہیں آتی۔

دوسرے سوال کا مختصراً یہ جواب دیا گیا کہ پہلی شریعت جو تھی وہ موسیٰ کے ذریعہ تھی۔ اور اُس شریعت کے قانون جو تھے اسی زمانے کے لئے تھے۔ سو بھگوان مسیح نے اُس شریعت کو پورا کر دیا اور آپ بلیدان ہوا۔ اور فضل اور سچائی ہمارے درمیان لایا۔

سوم سوال کے جواب میں یہ بتایا گیا کہ مسیح جب دنیا میں آیا اُس میں انسانیت اور الوہیت دونوں تھیں۔ یہ صرف انسانی تقاضا تھا اور وہ عذاب ساری دنیا کا عذاب تھا۔ مگر اُن کی انسانی حالت بیان کیا تو یہ کوئی بزدلی نہیں ہے۔ یہ الوہیت کا تقاضا نہ تھا۔ سو اُن کے جواب جو وید کو الہامی ثابت کرنے کے تھے۔ وہ محض سوامی رام تیرتھ یا سوامی دیانند یا منوجی یا دیگر سنیاسیوں سادھوؤں کی کتابوں سے تھے ہم اُس کے متعلق پہلے اُن سے عہد کر چکے تھے کہ وہ کتابیں جو الہامی نہیں اُن کے حوالے جھوٹے سمجھے جائینگے۔ جب آریہ سماج نے دیکھا کہ کوئی بن نہیں پڑتی تو شاستر ارتھ کو بند کر دیا اور جس وقت بند کیا گیا تھا اُس وقت بولنے کا خادم کا وقت تھا اور اس وقت اُن کو بند کرنا، جب نہ تھا۔ جو محض خلاف منشائے قانون ہے۔ ۱۶ دسمبر کو پھر آریہ سماج کے سیکرٹری کو چیلنج دیا گیا کہ اگر تم کوئی ثبوت الہامی کتاب سے وید کے الہامی ہونے کا یا وید کی تاریخ یا جس شخص کو الہام نازل ہوا ہو دو تو ہم شاستر ارتھ کرنے کو پھر تیار ہیں۔ اس چیلنج کو پبلک جلسہ کو سنا کر بابو رام لال بی۔ اے ہیڈ ماسٹر آریہ سکول لودیانہ نے جواب یہ دیا تھا کہ بٹالہ سماج شاستر ارتھ کرنے کو تیار نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں کوئی اس قسم کا لائق نہیں ہے جو بائیبل کا عالم ہو۔ اگر تم شاستر ارتھ کرنا چاہتے ہو تو لودیانہ لاہور۔ امرتسر وغیرہ سماجیوں کو چیلنج کرو پس ان الفاظوں سے ثابت ہوا کہ بٹالہ سماج ویدوں کو الہامی ثابت نہیں کر سکی۔ تم ان کو ہٹ دھرمی کو چھوڑنا چاہئے۔ اور الہامی کتاب کو ماننا چاہئے۔

۲۰ دسمبر کو رام تاپسیہ۔ بٹالہ جیسے آریہ سماج کا ایک منتری تھا اُس کی ایک چٹھی ملی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ کے شاستر ارتھ سے یہ معلوم ہوا کہ وید غیر الہامی ہے۔ اور آریہ سماج کے پنڈت ٹھاکر جو جواب دیئے تھے وہ قابل تسلی نہیں تھے سردار سچا سنگھ جو محکمہ پولیس بٹالہ میں ملازم ہیں قریباً پچاس آدمیوں کے سامنے سنگھ سبھا کے دربار میں اپنی نیک رائے کو ظاہر کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ مسٹر جیس پال کے جو جواب بائیبل کو الہامی ثابت کرنے کے متعلق تھے وہ قابل تعریف تھے۔ اور آریہ سماج کے جواب ایسے وزندار نہیں تھے جس سے ہم یہ نتیجہ نکالیں کہ واقعی وید الہامی ہیں۔ اب پبلک اس سے خود نتیجہ نکال سکتی ہے۔ فقط مسیحی خادم جیس پال حال مقیم لودیانہ۔

دنیا کا بہشت

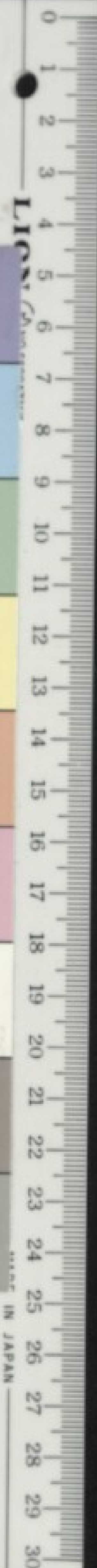
از قلم منشی بھگوان داس گشتہ ایڈیٹر اخبار تیمم
شہر بنارس بابت پور

پیرس ملک فرانس کا دار السلطنت ہے اور بالاتفاق دنیا کا سب سے زیادہ خوبصورت شہر مانا گیا ہے۔ اہل یورپ اس کو دنیاوی بہشت سمجھتے ہیں اور ہر فرنگی کی یہ تمنا رہتی ہے کہ وہ اپنی زندگی بھر میں پیرس کو دیکھے۔ اُس کی سیر کرے اور اس میں چند روز رہ کر لطف اُٹھائے۔ ہر کوئی فرنگی خواہ وہ یورپ کا باشندہ ہو خواہ امریکہ کا ایسا ہی بدقسمت ہوگا جو اپنی زندگی میں کئی بار پیرس میں نہ آیا ہو اور بعض تو پیرس پر اس قدر فریفتہ ہیں کہ جہاں اُن کو فرصت ملی فوراً پیرس کا راستہ لیا۔ پیرس زمانہ حال کی تہذیب کا مرکز ہے۔ اور یہ وہ چمن آزادی کی روح رواں یورپ میں جس قدر پولیٹکل انقلاب ہوئے اُن کے بانی مبانی سب فرانس کی گود میں پلے یورپ کے موجودہ پولیٹکل کا بہت سا حصہ ان لوگوں کے قلم سے کھینچا گیا ہے۔ جنہوں نے فرانس کی لٹریچر سے روشنی پائی۔ شاید یہ کہنا بے جا نہیں ہے کہ زمانہ حال کی آزادی نے فرانس میں جنم لیا۔ پولیٹکل معاملات میں جملہ انسان مساوی حقوق رکھتے ہیں یہی وہ سرزمین مقدس ہے کہ جہاں تامس پین نے مذہبی آزادی کی انجیل سے وعظ سنایا اور حقوق انسانی کا فلسفیانہ راگ الاپا۔ یہی جگہ ہے جہاں سب سے

پہلے شخصی سلطنت اور عیسائی مذہب کے خلاف بغاوت کا جھنڈا بلند کیا گیا یہی ملک ہے کہ جہاں زمانہ حال کے اعلیٰ سے اعلیٰ اور لائق سے لائق جنرلوں نے تعلیم پائی اور اپنی خداداد لیاقت سے وہ مرتبہ حاصل کیا کہ ایک دفعہ تو تمام دنیا اُس کے نام سے کانپنے لگی۔ بہت سے شاہی علم اُس کے سامنے سرنگوں ہو گئے۔ اور بہت شاہی تخت اس نے پامال کئے۔ جس کی وجہ سے تمام یورپ کو اس کے برخلاف سازش کر کے اُس کی طاقت کو کم کرنے اور زک دینے کی ضرورت معلوم ہوئی۔ ناظرین سمجھ گئے ہونگے کہ ہمارا اشارہ اس کامل سپاہی اور دلیر باحوصلہ شہنشاہ نپولین بوناپارٹ کی طرف ہے۔ اس شہر میں اس جوانمرد کی خاک دفن ہے اور اُس کی قبر پر ایک عالیشان عمارت ہے جو تمام دنیا کی زیارت گاہ ہے۔ دنیا کی تاریخ میں فرانس اور اہل فرانس اپنے پولیٹیکل انقلابات کے لئے مشہور ہیں۔ گزشتہ دو صدیوں میں کئی بار فرانس میں سلطنت جمہوری اور کئی مرتبہ بادشاہی قایم ہوئی عموماً پچاس سال گزرنے نہیں پاتے کہ لوگ بغاوت پر مائل ہو جاتے ہیں اور اصول سلطنت میں کوئی نہ کوئی عظیم تبدیلی واقع ہوتی ہے ایک وقت تھا کہ فرانس یورپ میں درجہ اول کی سلطنت تھی اور اُس کی بحری طاقت اپنا ثانی نہیں رکھتی تھی۔ نپولین بوناپارٹ کی شکست کے بعد فرانس کی طاقت پر زوال آنا شروع ہوا اور دوبارہ جرمن نے فرانس کو زک دی۔ ایک بار تو اہل جرمن دارالسلطنت فرانس کے عین دروازے پر پہونچ گئے اور اہل فرانس کو زر کثیر بطور تاوان اور کچھ علاقے دینے پر صلح کرنی پڑی۔ اب بھی فرانس کی بحری طاقت تمام دنیا میں صرف انگلینڈ سے دوسرے درجے پر شمار ہوتی ہے۔ اہل فرانس اور اہل برطانیہ میں تاریخی اور قدیمی عناد ہے۔ یہ دونوں قومیں ہمیشہ ایک دوسرے سے لڑتی چلی آئی ہیں۔ انگلینڈ کا پہلا بادشاہ ولیم اول فرانس سے آیا تھا۔ جاپان اور روس کی لڑائی میں جب انگلینڈ جاپان کا دوست تھا تو فرانس روس کا مگر اس وقت چند وجوہ سے فرانس اور انگلینڈ نے دوستی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ پولیٹیکل حلقوں میں یہ چرچہ ہو رہا ہے کہ یہ چال جرمن کے خلاف ہے۔ خیر۔

پیرس کے ایک گوڑگا عام پر ایک عظیم الشان بُت زنانی صورت پر استادہ ہے جو سلطنت جمہوری کا نشان ہے۔ اور جس کے نیچے تین دیگر بُت (۱) آزادی۔ (۲) اخوت (۳) مساوات کو ظاہر کرتے ہیں۔ فرانسیسی جھنڈا گویا ان تینوں اصولوں کا مرکب ہے آزادی کو قایم کرتا ہے۔ ایک دوسرے مقام پر ایک نہایت بلند ستون پر ایک بت ایک ہی ٹانگ پر استادہ ہے جو کہ نپولین بوناپارٹ کی ذکاوت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں پولیٹیکل انقلاب سے پہلے جیل خانہ تھا اور جس کو انقلاب وقت نے مسمار کر دیا۔ پیرس کا عالیشان عجائب خانہ ایک عجیب و غریب جگہ ہے۔ شاہان سلف کے محلوں میں اہل فرانس نے اپنے ملک کی تمام نادر تصاویر اور عجیب عجیب بت جمع کئے ہیں۔ اس مکان کے اندر بڑے بڑے لمبے چوڑے نہایت عمدہ اور منقش پختہ فرش سے پیراستہ صحن ہیں۔ جن میں باغ اور فوارے رونق کو دوبالا کر دیتے ہیں۔ بیچ میں ایک عالیشان سنگین محراب ہے جو کسی نمایاں فتح کی یادگار میں بنائی گئی تھی یہ مکان کئی منزلہ ہے اور تمام منزلیں چھتیں سنہری کام سے منقش اور عمدہ تصاویر سے بھری ہوئی ہیں۔ اس ساری عمارت میں فرانس کا عجائب خانہ ہے۔ منزل اول میں بے شمار تصاویر مورتیں اور بُت ہیں۔ اور زبان حال سے انسانی کمال کی داد دیتے ہیں مختلف لڑائیوں کے نقشے ایسے کمال سے کھینچے گئے ہیں کہ جیسے جنگ ہو رہی ہے مردوں اور عورتوں کے خط و خال وضع اطوار ان کی خوشی و رنج کی مختلف حالتیں ایسی حکمت اور کمالیت سے دکھائی گئی ہیں کہ بے اختیار زبان سے مرحبا نکل جاتا ہے۔ زنانی تصاویر اکثر ننگی ہیں اور اُن میں ہر ایک رگ و پٹھہ الگ الگ دکھائی دیتا ہے۔ اکثر جگہ عاشق و معشوق مشتاق میاں بیوی کے جوڑے حالت بوس و کنار میں کھینچے گئے ہیں۔ مگر جو محبت خلوص اور کہیں کہیں سوز و گداز ماں کی آنکھوں میں پایا جاتا ہے۔ وہ دنیا کے کسی دوسرے نظارے میں ناپید ہے۔ ماں کی گہری بے غرض اور سچی محبت کو مصور نے ایسے کمال سے دکھلایا ہے۔ کہ اصل و نقل میں کچھ فرق نہیں پایا جاتا۔ اہل یورپ نے کیا اٹلی کیا فرانس کیا جرمن اور انگلینڈ میں تصویرکشی اور بت سازی میں جو کمال پیدا کیا ہے وہ شاید انسانی صنعت کی تاریخ میں اپنی نظیر

نہیں رکھتا۔ اس عجائب گھر کی منزل دوم میں مصر کے تبرکات رکھے ہوئے ہیں۔ اور زبان حال سے پولیٹیکل زوال اور پولیٹیکل لوٹ کا مرثیہ پڑھتے ہیں۔ یورپ کے عجائب خانے ایشیائی اور افریقی لوٹ سے پُر ہیں۔ فاتح قوموں کو جو قیمتی خوبصورت اور نایاب چیزیں جہاں کہیں سے دستیاب ہو سکیں بے دردی سے لے گئیں اور اپنے گھروں کو آراستہ کر لیا۔ یہاں تک کہ انسانوں کی قبریں۔ تہ خانوں کے دروازے۔ مردہ اسلاف کی آرامگاہ شاہزادیوں کے محلات اور مقدس زیارت گاہوں کے تبرکات بھی ان کی دست بُرد سے محفوظ نہ رہ سکیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اہل مغرب کی رائے میں مفتوح انسان اور پامال قوم کا کوئی حق نہیں ہے۔ کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز رہ سکے جس کی وہ حفاظت نہیں کر سکتا۔ اور جس کو وہ لٹیروں یا زبردستوں رقیبوں یا چوروں کے ہاتھوں سے بچا نہیں سکتا۔ حق کا کیا سوال ہے۔ کسی کے پاس کوئی چیز نہیں رہ سکتی۔ بجز اس کے دوسروں کی دست برد سے بچانے کی قابلیت نہیں ہے۔ قدیم مصری بادشاہوں کے ممی نعش آج یورپین عجائب گھروں میں پڑے ہوئے ان کے جانشینوں کی نالائقی اور بزدلی کی شہادت دے رہے ہیں اور زبان حال سے پکار رہے ہیں کہ اس قسم کی یادگاروں پر دل دینا اور روپیہ صرف کرنا عبث ہے فاتح قومیں مال و دولت پر ہی اکتفا نہیں کرتی بلکہ مزاروں مسجدوں اور مندروں کو بھی نہیں چھوڑتیں۔ ان کو مفتوح قوم کی عزت کا پاس ہے۔ نہ ان کے ننگ و ناموس کی پرواہ۔ انسانی جزو میں ابتداے آفرینش سے یہی حال چلا آیا ہے جو عیسائی مورخ مسلمانوں کی زیادتی کے شاکی ہیں۔ وہ ذرا اپنے ہی گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ وہ حضرت خود کونسی بات میں کم ہیں۔ ہمارے ناظرین کو یاد ہے کہ فرانس میں سلطنت جمہوری ہے۔ پیرس کا عجائب گھر اور فرانسیسی عمارات کے قائل ہماری طرف سے کافی و شافی جواب دے سکتے ہیں۔ دنیا میں ہمیشہ یہی حال رہا ہے کہ دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور۔ کیا فرانس مفتوحہ ممالک کی رعایا سے وہی سلوک روا رکھتا ہے۔ جیسا خود اہل فرانس سے ہمیں ان سوالوں کا جواب دینے کی ضرورت نہیں واقعات شاہد ہیں۔



روح القدس کی تلاڑی ڈوری

گزشتہ سے پیوستہ

ہم خدا کو پکارتے رہتے ہیں کہ وہ ہمیں روح القدس بخشے تاکہ ہم روح کا بپتسمہ حاصل کریں۔ لیکن خدا نے اس سے پہلے ہم میں سے ہر ایک کو جو مسیح میں ہے روح القدس کا بپتسمہ عنایت کیا ہے اور ہمیں بلاتا ہے۔ کہ ہم چند شرائط پوری کریں تاکہ روح کی کثرت کو جان سکیں نہ اس روح کی جو آنے والی ہے۔ بلکہ جو پہلے سے آ چکی ہے۔ کیا ہم نہیں جانتے کہ خدا کے کئی فرزند اس امر کی نسبت کلام کی سچائی سے ناواقف رہنے کے سبب سے مہینوں بلکہ برسوں تک روح القدس کی بخشش کے واسطے دعا مانگتے۔ چلاتے اور روتے رہتے ہیں۔ کیونکہ سچائی ہی ہم کو آزاد کرتی ہے اور اگر ہم سچائی کو نہ جانیں تو آزاد نہیں ہو سکتے ہم سب نے جو خدا کے فرزند ہیں روح القدس کی بخشش حاصل کی ہے۔ "روح القدس کی بخشش" (خدا نے خود اس محاورے کو استعمال کیا ہے) کا صاف صاف بیان خدا کے کلام میں سکھلایا گیا ہے۔ کیونکہ

(۱) ہم نے **روح القدس کی بخشش کو حاصل کرنے کی شرائط پوری کی ہیں**۔ یہ شرائط کونسی ہیں؟ ہم امید کر سکتے ہیں کہ یہ شرائط بہت ہی سادہ ہیں۔ کم عقل سے کم عقل آدمی بھی انہیں آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ خدا اپنی محبت کی سب سے بڑی بخشش کو جو اس کے بیٹے کی بخشش سے دوسرے درجہ پر ہے ہمارے لئے بڑی مشکل سے حاصل کرنے کی چیز نہ بناوے گا۔ بلکہ بہت ہی سادہ اور آسان شرائط سے حاصل کرنے کی چیز بناوے گا۔ تمام زمانوں میں خدا روح القدس کی نسبت اپنے بڑے وعدہ کو جو اُس کے ابدی ذہن میں تھا پورا کرنے کا بندوبست کر رہا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا کوئی فرزند راہِ راست سے بھٹک جاوے اس لئے اس نے اس راہ کو ایک بڑی شاہ راہ کی مانند بنایا ہے۔ اور اُس پر اس نے راہبری کرنے والے مینار ایسے صاف اور عیاں لگائے ہیں کہ انسان اس راہ سے بھٹک نہیں سکتا۔ لیکن اگر اس کے دل میں پہلے ہی سے انسانی خیال یا نئے عقائد یا تعصبات، یا علم الٰہی کی باتیں اور خراب صلاحیں موجود ہیں تو یہ اُس کو اس راہ سے گمراہ کر دیتی ہیں۔ جس کا ہم خود تجربہ کر چکے ہیں۔ اس سے بڑھ کر جب ہم نے کوشش کی ہے کہ اپنی رائیں اور تعصبات کو برطرف کریں۔ اور صرف اُس کے کلام کی روشنی کو ہی ڈھونڈیں تو ہم نے اپنے تئیں رسولوں کے پنتیکوست کے دن کے تجربے تک ہی محدود کر کے اس سوال کو پیچیدہ بنا دیا ہے۔ ہم اس تجربے کو اپنا نمونہ سمجھ کر جانے یا انجانے خیال کرتے ہیں کہ ہمارے لئے بھی وہی شرائط ضروری ہیں جو اُن کے لئے تھیں۔ اس جگہ غور طلب امر یہ ہے کہ ہم نے اپنے تئیں روح القدس کی بخشش کی تلاش میں پنتیکوست کے موقعہ کی رسولی تعلیم کے بجائے رسولی تجربے تک محدود کر رکھا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی شخص کے از سرِ نو پیدا ہونے کے بعد سے اس کے وسیلے عجیب و غریب اثر اور دل پر ہوا ہو۔ مگر بہت سے ایسے بھی ہیں جنہوں نے دل کی تبدیلی کی نسبت حقیقی اور جلالی تجربہ حاصل کیا ہے تو بھی اوروں کو مسیح کے پاس لانے کی کوشش میں ناکامیاب رہتے ہیں کیونکہ وہ اپنے **تجربے سے متلاشیوں کو وہ باتیں بتلاتے ہیں جو اوروں کے لئے کلام کے مطابق اصلی شرائط نہیں ہیں**۔ روح کی جلالی سچائی کے متعلق تعلیم دینے میں اس قسم کا افسوسناک تجربہ ہوتا رہا ہے۔ اور یہ تجربہ اکثر ان لوگوں کا ہوا ہے جنہوں نے روح القدس کی بھرپوری کی نسبت اعلیٰ اور حقیقی تجربہ حاصل کیا ہے۔ وہ ہمیں یہ سکھلاتے ہیں کہ بلاناغہ دعا مانگتے رہو اور اگر ضرورت ہو تو نہ صرف دس دن تک بلکہ دس سال تک انتظاری کرتے رہو۔ اور عجیب تجربہ کے لئے تسلی دینے کی انتظاری کرو کتنی ہی متلاشی روحیں اس طرح سے ناامیدی کے گڑھے اور روحانی تاریکی میں پڑ گئی ہیں یہاں تک کہ نتیجہ یہ ہے کہ وہ رسولی تعلیم سے ہماری رہبری کرنے کے بجائے رسولی تجربے سے ہماری ہدایت کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن رسولی تعلیم کی نسبت رسولوں کے تجربے کی حقیقت سے واقف ہونا بہت مشکل ہے۔ اور ان بڑی باتوں کی نسبت ہمارے لئے یہ کہنا مناسب ہوگا کہ رسول مسیح کے آنے سے پہلے اور اس وقت بھی جبکہ مسیح اس زمین پر تھا اور نیز اُس وقت جبکہ وہ اس زمین کو چھوڑ گیا موجود تھے۔ اس واسطے روح القدس کی نسبت اُن کے تین قسم کے تجربے تھے (۱) بطور پرانے عہد نامہ کے ایمانداروں (۲) جبکہ جی اُٹھے ہوئے مسیح نے اُن پر پھونکا اور کہا کہ روح القدس لو (۳) جبکہ آسمان پر چڑھ کر مسیح نے پنتیکوست کے وقت ان پر روح القدس نازل کی۔ لیکن یہ باتیں ہم پر صادق نہیں آتیں اس واسطے ہمارے لئے بڑا سوال یہ نہیں ہے کہ کس طرح رسولوں نے جو گویا باپ بیٹے روح القدس کے زمانوں میں رہتے تھے روح القدس کو حاصل کیا۔ بلکہ یہ ہے کہ کس طرح بعد کے زمانے کے آدمیوں نے جو ہماری مانند تھے۔ روح القدس کو حاصل کیا۔ وہ تجربہ جو ہمارے تجربے کے ساتھ ملتا ہے وہ اس قدر رسولوں کا نہیں ہے جو روح القدس کی بخشش سے پیشتر یسوع پر ایمان لائے تھے۔ (باقی دارد)

آریہ پترکہ کے ایڈیٹر کو ڈبل چیلنج

میں پچھلے دنوں سے بوجہ علالت طبع اخبارات کا کماحقہ مطالعہ نہیں کر سکا۔ تاہم گاہے گاہے جو اخبارات میری نظر سے گزرتے رہتے ہیں ان میں کسی کسی جگہ میری بابت نوک جھونک ہوتی رہی ہے۔ اُن میں سے ایک اخبار لاہور کا آریہ پترکہ ہے جو کہ رائے ٹھاکر دت صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج جیسے سنجیدہ اصحاب کی زیر نگرانی انگریزی میں ایڈٹ کیا جاتا ہے اس کا ۲۸ دسمبر کا پرچہ پورا ہی میری نظر سے گذرا اس میں لکھا گیا ہے کہ میں آریہ یا آریہ سماجی نہیں ہوں میرے خیال میں آریہ پترکہ کا یہ محض جھوٹ ہے۔ اگر وہ یہ لکھتا کہ میں دیانندی نہیں ہوں تو شاید وہ کسی قدر راستی پر ہوتا۔ میں صدق دل سے آریہ سماج کے دس اصولوں کو مانتا ہوں میں آریہ پترکہ کے ایڈیٹر کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ یا تو اپنے شرمناک جھوٹ کی تردید کرے یا وہ جس اخبار میں چاہے میرے ساتھ اس بارے میں بحث کرے کہ میں کیوں آریہ سماجی نہیں ہوں۔ اگر وہ ان دونوں میں سے ایک بھی بات منظور نہ کرے تو سمجھنا چاہئے کہ وہ خود آریہ یا آریہ سماجی نہیں ہے۔ بلکہ ایک خاصہ دیانندی ہے۔

دھرم پال۔ بی۔ اے۔ ایڈیٹر اندر۔ لاہور

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

بیوی:۔ مسیح نے فرمایا۔ "اور میں جو ہوں اگر اوپر اٹھایا جاؤں ...... تو سب کو اپنے پاس کھینچوں گا"۔ ہم نے یسوع ہی کو پکڑنا ہے نہ کہ کسی فرقہ کو۔ صرف وہی راہ ہے۔ اس نے دعا کی کہ ہم سب ایک ہوں۔ میں چند ایک آیتیں آپ کے لئے پڑھتی ہوں "میں صرف انہیں کے لئے درخواست نہیں کرتا۔ بلکہ ان کے لئے بھی جو ان کے کلام کے ذریعہ مجھ پر ایمان لائینگے۔ تاکہ وہ سب ایک ہوں یعنی جس طرح اے باپ تو مجھ میں اور میں تجھ میں ہوں وہ بھی ہم میں ایک ہوں"۔ یوحنا ۱۷: ۲۰ و ۲۱

آپ نے کہا ہے کہ تفرقہ کی ضرورت ہے۔ تاکہ مختلف طریقوں سے لوگ منزل مقصود پر پہونچ سکیں۔ لیکن دیکھنے میں آتا ہو کہ اس تفرقہ کے سبب بہت سے لوگ مسیح سے پھر گئے ہیں اگر وہ سب جو مسیحی کہلاتے ہیں سچے مسیحی ہوں اور خدا باپ اور بیٹے میں ایک ہوں تو خدا وند کے لئے کیسی طاقت بن سکتے ہیں اتفاق میں بہت قوت ہے۔

میاں:۔ یہ بات اچھی تو معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جبکہ تمام مسیحی ایک رائے کے نہیں ہوسکتے تو کیونکر اکٹھے عبادت کرسکتے ہیں۔

بیوی:۔ آپ اسی بات کو بار بار دہراتے ہیں۔ اس لئے آپ کو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ اگر آپ کو نجات مل گئی ہوتی تو آپ کو بالکل اپنی رائے کے برخلاف معلوم دیتا۔ میں اس سے اگلی آیت بھی پڑھتی ہوں۔ "وہ جلال جو تو نے مجھے دیا ہے۔ میں نے انہیں دیا ہے۔ تاکہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں"۔ آپ کو اتفاق کی حد معلوم ہوگئی۔ میں چند ایک سطریں جو آج صبح مشنری ہیرلڈ میں پڑھیں۔ آپ کو سُناتی ہوں۔

میاں:۔ مشنری ہیرلڈ؟ یہ کیا ہے؟

بیوی۔ یہ ایک ماہوار رسالہ ہے۔ جو انگریزی میں چھپتا ہے۔ اور غیر ممالک کے مسیحی کام میں خاص دلچسپی رکھتا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ اس کے خریدار بن جائیں۔ اس کا چندہ صرف دو روپیہ پانچ آنہ سالانہ ہے۔

میاں:۔ حتنا میں اوہرودنگا وہی بیڑ تمہارا کونہ مہینہ پھر چلیگا۔

بیوی:۔ افسوس ہے کہ ہم اپنی جسمانی خواہشوں کو خدا کے کام کی سد راہ بناتے ہیں۔ اور ہمارا کیسی ستیاناس کرنے والی ہیں۔ اس میں خدا کی کتنی بے عزتی ہے۔ مسیح نے جس نے اپنی جان ہمارے لئے دیدی اپنا جلال ہم کو بخشا۔ اپنی محبت ہمارے لئے نثار کردی تاکہ ہم ایک ہو جائیں۔ یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ ہم میں جدائیاں ہوں اور ہم کہیں کہ ہم خدا کو پیار کرتے ہیں۔ میں اپنی بابت تو کہہ سکتی ہوں کہ میں اپنے نجات دہندے کو عزیز جانتی ہوں۔ میں نے اپنا دل بالکل اس کو دیدیا ہے۔ تاکہ وہ اس میں رہے اور اس پر قابض ہو۔ میں آدمیوں کے بنائے ہوئے فرقوں کی پرواہ نہیں کرتی مسیح میرے لئے سب کچھ ہے۔

میاں:۔ لیکن تمہارا مطلب ہے کہ ہم سب کا طرز ایمان ایک ہی ہو۔

بیوی:۔ سنیئے بائبل کیا کہتی ہے "اے بھائیو میں خداوند یسوع مسیح کا واسطہ دیکر تمہاری منت کرتا ہوں کہ تم سب ایک بات بولو"۔ لیکن افسوس ہے کہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو خدا کے لوگ سمجھتے ہیں اس کو عمل میں نہیں لاتے۔ ایک کلیسیا کہتی ہے پانی چھڑک کر بپتسمہ دینا درست ہے۔ دوسری کلیسیا کہتی ہے کہ غوطہ ہی سے بپتسمہ جائز ہے اور اور کہتے ہیں غوطہ سے بپتسمہ دینا ہی صرف بائبل کے طریق کے موافق ہے۔ سالویشن آرمی والے ایک اور ہیں جو کہتے ہیں کہ بپتسمہ کی ضرورت ہی نہیں۔ ایک کہتا ہے کہ ہمیں گناہ کو بالکل ترک کرنا ضروری ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ نہیں کیونکہ ہمیشہ ہم سے گناہ ضرور ہوتا رہیگا۔ ایک کہتا ہے کہ فضل کے دو کام ہیں۔ دوسرا کہتا ہے کہ نہیں تین ہیں۔ لیکن اور کہتے ہیں کہ نہیں صرف ایک ہی ہے۔

اوہ کیسے شرم کی بات ہے اس بات سے مجھے بڑا غم ہے۔ پولس یسوع مسیح کا واسطہ دیکر کہتا ہے۔ جس نے ان کے لئے اپنی جان دی کہ ایک بات بولیں۔

میاں:۔ میں نے تو آج ہی سُنا کہ "انا ظنوے ایک ہی بات بولیں" بھی بائبل میں ہیں۔ اپنی بائبل ذرا دکھانا۔

بیوی:۔ یہ میں اپنی ہی بائبل۔ اس میں سے پڑھیں۔

میاں:۔ "میں خداوند یسوع مسیح کا واسطہ دیکر تم سے التماس کرتا ہوں کہ تم ایک ہی بات بولو"۔ ہوں! لیکن کیا یہ ممکن ہے؟

بیوی:۔ پڑھتے جائیں۔

میاں:۔ "اور تم میں جدائیاں نہ ہوں"۔

بیوی:۔ حاشیہ میں آپ دیکھینگے "تفرقے" لکھا ہے۔

باقی آئندہ

ملک برہما میں اراضی

اخبار ہندوستان مورخہ ۳ نومبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۱۰ بحوالہ ایک برہما کے اخبار تحریر کرتا ہے کہ برہما میں گورنمنٹ اراضی آسانی سے دیتی ہے۔ اور چند سال تک مالگذاری بھی معاف رہتی ہے۔ اور بعد میں ایک ہلکی شرح سے لگان ادا کرنا ہوتا ہے۔ زمین بھی زرخیز ہے۔ گندم چنے۔ چاول کی فصلیں خوب پیدا ہوتی ہیں۔ زمین پسند کرنے کے لئے برسات کے موسم میں جانا مناسب ہے۔

ناظرین آپ کو اچھی طرح یاد ہوگا کہ ہمارے پنجاب کے عیسائی غریب ہیں۔ اور اراضی کی کاشت کے بہت شوقین ہیں۔ اور اس کام میں خوب مہارت رکھتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں میں سے کسی صاحب کو برہما کی زمین کا حال معلوم ہو تو بذریعہ نور افشاں تحریر فرمایئے۔ پھر ان حالات کی آگاہی کے بعد مسیحی لوگوں سے صلح مشورہ کرکے بہت سے خاندان برہما میں اس سرکاری اراضی پر آباد کئے جاوینگے۔ جس کا نتیجہ بہت اچھا ہوگا۔

(۱) برہما کی آب و ہوا اور بود و باش کیسی ہے؟

(۲) اراضی کی درخواست کس ڈیپارٹمنٹ میں ہونی چاہئے؟

(۳) کرایہ ریل وغیرہ لاہور سے کس قدر ہے؟

(۴) مال مویشی کا نرخ کیسا ہے؟ اس کے علاوہ کوئی اور ضروری بات ہو تو تحریر فرمایئے۔ اُمید ہے کہ آپ از راہ ہمدردی اگر آپ کو کچھ حال معلوم ہوگا تو ضرور تحریر فرماوینگے۔

خادم امین مل از خوشاب۔ ضلع شاہ پور۔ پنجاب

مضامین

مسیح کا نمونہ

گذشتہ سے پیوستہ

دنیا میں جو چیز سب میں اعلےٰ و افضل ہے وہ محبت ہے جب ایک زناکار عورت کو لوگ پکڑ کر اس پاس لائے تو خداوند نے فرمایا کہ میں بھی تجھ پر حکم نہیں کرتا۔ جا پھر گناہ نہ کرنا۔ صلیبی موت کے وقت اپنے دشمنوں و ستانیوالوں کے لئے یہ کہکر معافی مانگی۔ کہ اے باپ انہیں معاف کر کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں۔ پھر اس کی تعلیم یہ ہے کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو۔ اور جو تمہیں لعنت کریں ان کے لئے برکت چاہو۔ مقدس پولوس رسول فرماتے ہیں کہ مسیح کی محبت دریافت کرنے سے باہر ہے۔

سوئم فروتنی - یہ بھی کوئی عام اور آسان کام نہیں بڑے سے بڑے آدمی جن کا دنیا میں شہرہ ہو۔ اگر درست طور پر ان کی آزمائش کی جائے تو ضرور ان میں بھی غرور و تمکنت کی چنگاری جبت سے اوصاف حمیدہ کی راکھ ڈھیر کے نیچے دبی اور چھپی ہوئی نظر آئیگی ایسے لوگوں کا شمار بہت کم ہے جو درحقیقت فروتن ہیں۔ خداوند مسیح نے اپنی زندگی سے اور شاگردوں کے پاؤں دھونے سے یہ ثابت کر دیا اور فرمایا کہ مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم اور دل سے خاکسار ہوں

پھر مقدس پولوس رسول فرماتے ہیں کہ اس نے خدا کی صورت میں ہو کے خدا کے برابر ہونا غنیمت نہ جانا۔ بلکہ خادم کی صورت اختیار کی اور انسان کی شکل بنا

باقی آئندہ۔

چیف کورٹ پنجاب نے مالکل نام ایک پلیڈر درجہ اول کو چھ ماہ کے لئے معطل کر دیا ہے۔

شعر و سخن

از افصح الفصحا "طوطی ہند" بابو برج موہن
سوختہ انجنیر ورکشاپ
گمیلا ایجنسی شہر جلال پور (اودھ)

تاریخ طبع سال نو اخبار نور افشاں

مرسلہ ڈاکٹر ای - ایم ویری صاحب ایڈیٹر

چھپا اخبار نور افشاں کا نمبر سال نو تازہ
تعال اللہ کیا اخبار ہو کیا اردو بیانی ہے۔

اڈیٹر نکتہ رس پادری ای - ایم ویری ہیں جیکے
جہاں میں مشتہر ہر جا سخنگر زبانی ہے۔

عجب ہے چاشنی مضمون شیریں کی عجب بندش
اڈیٹر کی یہ گویا شاہد عذب البیانی ہے۔

پڑھا جب میں نے یہ اخبار کہا ب سال ہجری بھی
کہ نور دوں پر تر ہی اے دل طبیعت کی روانی ہو۔

ہوا شکر فشاں ہو فکر کی کوئی نبات اس میں
سوختہ کمقصد بس قند مکرر بالا ثانی ہے۔
۱۹۱۳ء

(صنعت تعمیہ) نامہ نگار

اطلاع

اطلاع دیجاتی ہے کہ پنجاب ایس ایس کنونشن شہر لاہور میں ۱۰ اپریل ۱۹۱۳ء بتاریخ ۱۰ تا ۱۱ کو منعقد ہوگی اور اس وقت ایک عمدہ تصویر کے لئے انعام بھی دیا جاویگا جو ماہ اپریل کے ۱۳ تاریخ کے سنڈے سکول سبق کے متعلق ہوگی جسکی سرخی "مصر میں یوسف کا بیچا جانا" ہے پیدائش باب ۳۷ اور نمبر کی آیت اور تصویر کا ۳۰ اسماء آیت میں ہو کر ۲۲ انچ سے زیادہ نہیں کرتی۔

ای - جے مارٹن کارسپانڈنٹ سکرٹری پسرور

انتخاب الاخبار

روس میں سخت قحط

روس کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں قحط پھر زوروں پر ہے۔ صوبجات اوفنبرگ اور سمارا میں زیادہ خطرناک طور پر ہے۔ ان دونوں صوبوں میں نہ خوراک کے لئے کھانا موجود ہے۔ اور نہ آئندہ بونے ہی کے لئے ہے۔ صوبہ اسٹراخن میں کسان لوگ بھوکوں مرے جاتے ہیں۔ سیر ونٹف سے سرکاری رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ اگر بروقت امداد کا انتظام ہوا تو پچاس فیصدی لوگ قحط کی نذر ہو جائینگے۔ سنا گیا ہے کہ تمیں ریلیف کمیٹی بن گئی ہے۔ لیکن انکا کام بہت سست ہے۔

افسوس زار روس جیسے شہنشاہ کی رعایا کا یہ حال قحط سے ہو۔ نہیں یہ تعجب اس لئے اور بھی ہے کہ زار روس اس وقت بذات خود بڑے دولتمند ہیں۔ کہ ان کی ذاتی آمدنی ایک کروڑ ۱۰ لاکھ سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔ وہ اپنی گنج کی دولت سے ہی مصیبت زدگان قحط کی بہت کچھ امداد فرما سکتے ہیں۔ (رشانتی)

ہندوستان کے والیان ریاست میں بیداری کے آثار

یہ امر نہایت مسرت اور اطمینان بخش ہے کہ والیان ریاست یکے بعد دیگرے اپنی اپنی ریاستوں میں اشاعت تعلیم کے لئے کوشش کرنے لگے ہیں۔ مہاراجہ بڑودہ مہاراجہ میسور اور مہاراجہ ٹراونکور اور بعض دوسری چھوٹی ریاستوں نے اپنی رعایا میں علم کی روشنی پھیلانے کے لئے جو غیر معمولی کوششیں کی ہیں وہ ساری دنیا پر روشن ہیں۔ اب وطن بھگتوں کو یہ خبر سنکر خوشی ہوگی کہ مہاراجہ بیکانیر نے بھی ایک کمیٹی اس غرض سے مقرر کی ہے کہ ریاست مذکور میں ترقی تعلیم کی ایک مکمل اور زود اثر تجویز تیار کرے۔ مہاراجہ صاحب

کی خواہش ہے کہ ان کی ریاست میں ایک گاؤں بھی مدرسہ سے خالی نہ رہے۔ اس کوشش سے گورنمنٹ ہند کو سبق سیکھنا چاہئے۔ (راجپوت گزٹ)

کلکتہ میں لاٹری ڈالنیوالے کو سزائے جرمانہ

کلکتہ میں حال میں پولیس نے گھوڑدوڑ لاٹری کے ایک ایجنٹ اچول نامی کے مکان پر دھاوا کیا۔ اور وائسرائے کپ گھوڑدوڑ کی بابت تمام غلط ثابت ہوا اس کے قبضہ میں تھی اپنے قبضہ میں کرلی ۲۳ دسمبر کو لاٹری پڑنے والی تھی ۲½ ماہ سے اس کے اشتہار شائع ہو رہے تھے پہلا انعام ۲½ لاکھ روپیہ کا اعلان کیا گیا تھا۔ دوسرا انعام ایک لاکھ کا اور تیسرا پچاس ہزار کا۔ ملزم نے عدالت میں جرم سے اقبال کرتے ہوئے کہا کہ بیشک میں لاٹری ڈالنے کے لئے ایک دفتر رکھتا ہوں جس کی باضابطہ اجازت میں نے گورنمنٹ سے حاصل نہیں کی ملزم نے کئی سوالات کئے جن میں سے ایک یہ بھی تھا کہ کیا کلکتہ میں کبھی دوسرے لاٹری ڈالنے والے پر بھی مقدمہ چلایا گیا ہے۔ عدالت نے سوال کو غیر متعلق قرار دے کر ملزم کو ۱۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی علاوہ ازیں ملزم سے اقرار لیا کہ وہ تمام روپیہ جو لاٹری کے لئے وصول کر چکا ہے لوگوں کو واپس کر دیگا۔ اس سے ظاہر ہے کہ لاٹری ڈالنا خلاف قانون ہے۔ جسے بغیر اجازت گورنمنٹ کے کوئی شخص نہیں ڈال سکتا۔ (ن)

ہندوستان کا فرانسیسی علاقہ انگریزوں کے حوالہ کرنیکی تجویز

فرانس کے قبضہ میں ہندوستان میں جو چند چھوٹے چھوٹے مقامات ہیں۔ ایک عرصہ سے یہ تجویز درپیش ہے کہ ان کو سرکار انگریزی کے حوالہ کرکے ان کے عوض افریقہ میں کوئی علاقہ لے لیا جائے۔ ۲۰ دسمبر کو فرانس کی پارلیمنٹ میں پھر اس معاملہ کا ذکر چھڑا۔ مسٹر موسن نے جو فرانسیسی مقبوضات ہند کی طرف سے پارلیمنٹ فرانس میں ممبر ہے۔ اس پر اظہار ناراضگی کرتے ہوئے کہا کہ اس علاقہ کو ہاتھ سے دینا جو ڈوپلے جیسے بہادر جرنیل کی یادگار ہے۔ مناسب نہیں ہے لیکن منسٹر نوآبادیات فرانس نے کہا کہ یہ تجویز ضرور منظور ہونی چاہئے۔ جس سے پولیٹیکل خیال سے نقصان کچھ نہیں ہوگا۔ اور انتظامی اور مالی پہلو سے سراسر فائدہ ہی فائدہ ہے۔“ ہندوستان میں فرانسیسی علاقہ کا دار الخلافہ پانڈیچری ہے۔ ان کی ایک بستی کلکتہ کے قریب چندرنگر ہے۔ وزیگاپٹم کے شمال میں ساحل کورومنڈل پر ایک جگہ کال ہے۔ کریکاڑ کے جنوب میں یانن اور ساحل مالابار پر ایک مقام ماہی ہے۔ اور قصبہ کالی کٹ اور ایک ۷ ایکڑ کا قطعہ اراضی جس کو لوگ کہتے ہیں۔ یہ سب فرانس کا ہی ہے۔ کچھ عرصہ سے فرانس اور انگلستان میں سمجھوتہ ہو گیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے پولیٹیکل مجرموں کو جو اندرون ہند میں مقیم ہوں لے دے لیتے ہیں۔ اس لئے فرانسیسی مقبوضات کے قائم رہنے کی تائید پولیٹیکل مجرموں کی حفاظت کے نقطۂ خیال سے بھی نہیں کیا سکتی اگر فرانس کے مقبوضات برطانیہ میں آجائیں تو ہندوستان میں انارکسٹانہ سازش کی کمر بالکل ٹوٹ جائے۔ کیونکہ اکثر انارکسٹ فرانسیسی علاقہ میں جاکر منصوبے گانٹھتے ہیں۔

(ن)

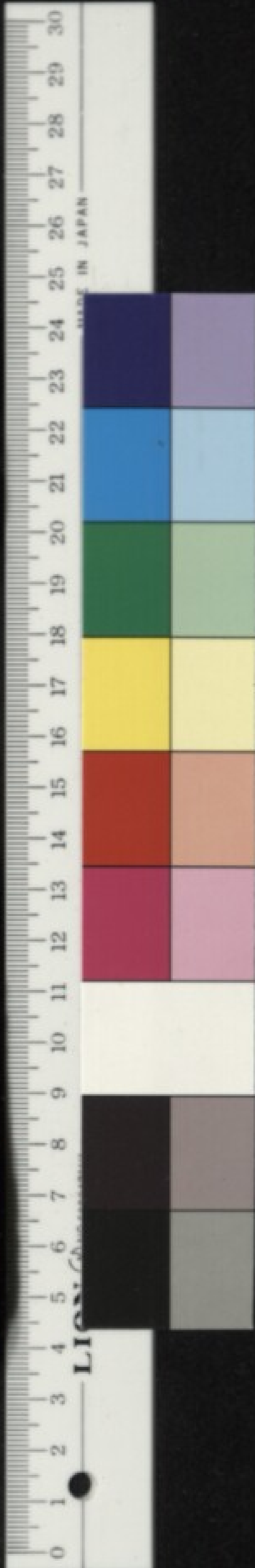
پنجاب میں عالمگیر زبان اور حروف

بھائی بھائی میں جایداد پر تکرار ہو جاتی ہے تو نتیجہ کیا ہوتا ہے یہی کہ معاملہ عدالت میں جائے اپنی ڈاڑھی دوسرے کے ہاتھ میں وکیل کریں کورٹ فیس لگائیں گھر لٹائیں۔ آخر میں جو جیتے وہ ہارے سے بہتر رہا ہوا نہ دین کا نہ دنیا کا یہ تو رہی عدالت اور فیصلہ کی بات اگر معاملہ کسی کٹھ پنچ کے ہاتھ آجائے تو چراغ گل اور پگڑی غائب۔ ہاتھ کا انگوٹھا منہ میں ڈالکر کہہ دیتے ہیں یہ لو تمہارے کام کا ہے نہ ہمارے کام کا۔ یہی حال آجکل ہمارے دیش میں سارے ملک کی مشترک زبان اور عالمگیر حروف کا ہو رہا ہے ہندو کہتے ہیں ہندوستان کی عالمگیر زبان دیوناگری سب سے بہتر حروف تبھی ہیں۔ سکھ بھائی کہتے ہیں پنجاب کی زبان پنجابی اور گورمکھی سب سے موزوں حروف ہیں اس جھگڑے جھیلے کا نتیجہ یہ نظر آتا ہے کہ وہ دونوں لڑتے رہتے اور ایک دوسرے کا منہ تکتے رہ جائینگے۔ اور میدان اُردو کے ہاتھ رہیگا۔ اور عجب نہیں کہ ہمارے موجودہ لاٹ ہز آنر سر لوئی ڈین کی پیشینگوئی ہی پوری ہو جائے۔ جنہوں نے پچھلی کانووکیشن کی تقریر میں فرمایا تھا کہ زیادہ عرصہ نہیں گزریگا کہ ہندوستان بھر میں رومن کیریکٹر عالمگیر حروف تبھی رواج پا جائینگے۔ اور صوبوں کا تو ہم کہہ نہیں سکتے مگر پنجاب میں ایسا نتیجہ نکلا تو وہ ہندی اور گورمکھی کے حامیوں کی اختلاف رائے کا پھل ہوگا جو تینوں صوبے کے ہندوؤں کا حلق تلخ کرتا رہیگا۔ (ہند)

نور افشاں کے مسیحی ناظرین سے اپیل

مسیحی بھائیو آپ کو معلوم ہو کہ عرصہ ۴۰ سال سے اخبار نور افشاں لودیانہ مشن کی طرف سے شائع ہو کر ایک اعلیٰ خدمت انجام دے رہا ہے اور اپنی قسم کا صرف یہی ایک اخبار ہے جو بالمقابل بہت سے ہندو مسلمان و سکھوں اور دیوسماجیوں اور برہم سماجیوں وغیرہ وغیرہ کے اخبارات کے ان حملوں کا جو وہ اکثر دین عیسوی پر سخت گولوں کی طرح بوچھار ڈالتے رہتے ہیں۔ یہ پرچہ اکیلا انکو جواب دینے کیلئے ہمیشہ تیار و آمادہ نظر آتا ہے اور ہر قسم کی مختلف تحاریر کا دندان شکن حتی المقدور جواب دینے کیلئے تیار رہتا ہے۔ یہ آئندہ دیرینہ عرصے میں چاہئے تھا کہ کم از کم تمام مسیحی اس اخبار کے ساتھ اپنی بڑی دلچسپی ظاہر کرتے اور بہت سے اس کے خریدار اور نامہ نگار ہو جاتے پر یہ حالت اب تک نہیں ہوئی ہے اس لئے ہم اپنے مسیحی بھائیوں سے خاص کر اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس سال میں خاص طور سے اس اخبار کی طرف اپنی عنان توجہ مبذول فرماویں اور ہر ایک مسیحی کوشش کرے کہ اس اخبار کیلئے کم از کم خود خریدار بنے یا خریدار پیدا کرے تاکہ اس سال اس اخبار کی اشاعت دگنی نہیں تو ڈیوڑھی ہی ضرور ہو جاوے اور ہم کو امید ہے کہ تمام مسیحی اس مشنری اخبار کی نسبت اپنا فرض پورا کرینگے سعی بلیغ فرما کر اچھے اجر کے مستحق ٹھہرینگے۔

ایڈیٹر۔





دیگر کتب

حل مشکلات	پروفیسر جمیس آر صاحب حصہ اول ۶/+
تحقیق بائبل	مصنفہ مرقس ڈاڈز صاحب - ۴/۰+
طالبان حق	کینن فیر صاحب ڈی - ڈی - ۹/+

سوال وجواب

	قیمت	
فارسی اردو		۲ پائی
رومن اردو	"	۲ پائی
گورکھی	"	۲ پائی
بچّوں کی پرورش	"	۱/
تواریخ بائبل	"	۸/
حیاتِ مسیح	"	۱۲/
مسیح کا نمونہ	"	۸/
سبد غزلیں اُردو	"	۱/
گورکھی	"	۱/

۱-اسلام میں مسیح ۱/	۴-وشنو کے دس اوتار ۲/
۲-ینابیع القرآن ۳/	۵-آواگون یا آئندہ زندگی ۱/
۳-بائبل یا قرآن ۱۰/	۶-تناسخ کا کھنڈن ۲/

۷-سیر ہند معہ تصویرات اُردو ۱۰/

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالعہ سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے

۱-رامپال سنگھ رومن اُردو ۸/

۲-تلاش حق اُردو ورومن اُردو ۳/۶/+

۳-دولت لازوال اُردو ۳/-۵/-۸/+ رومن اُردو ۸/+

۴-عزت بے مثال اُردو ۳/-۵/-۸/+ رومن اردو ۸/+

۵-اصلاح اخلاق ۴/+

۶-ہند کی افلاس کا انسداد ۱/+

۷-شادی کی بابت خیالات ۱/+

۸-سچی اور جھوٹی خبرات ۳ پائی +

۹-صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

۱۰-رہنمائے تعلیم رومن اُردو ۴/+

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی-ایل-ایس بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

تواریخ کلیسیا

دی ہسٹری آف دی چرچ

یہہ کتاب ترمیم کرکے بنام کلیسیا کی تواریخ کا اختصار جو کہ ۱۸۸۶ء میں چھپی تھی-پادری-ای-ایم ویری صاحب ڈی-ڈی نے جسوقت وہ تھیالوجیکل سیمنری سہارنپور میں پروفیسر تھے-تیار کی تھی یہہ ترمیم شدہ کتاب بہت جلد تیار ہو جائیگی-اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے درج ہیں-یہہ نہ صرف ٹکسٹ بک ہے-بلکہ عام ناظرین کے لئے دلچسپ کتاب ہے-قیمت فی جلد ۱۲/+

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی پیارا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے-اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں-تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں-اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے-قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی-نمونہ چار آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام پادری ای-ایم ویری ڈی-ڈی-آنریری سکرٹیری سی-ایل-ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

پرسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نو لکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام واٹلی برادرز چھپا